



اس شمارے میں



ایف ٹی او کا ایوان صنعت و تجارت سرگودھا میں خطاب  
(تفصیلات صفحہ 13 پر ملاحظہ فرمائیں)

ایف ٹی او ڈاکٹر آصف محمود جاہ  
کی آگاہی سیمیناروں  
واجلاسوں میں شرکت

(تفصیلات صفحہ 04 پر ملاحظہ فرمائیں)

ریٹرن میں ظاہر کردہ کرائے  
کے اخراجات پر 100 فیصد  
ٹیکس اور جرمانہ غیر قانونی قرار

(تفصیلات صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں)

خیبر پختونخوا کے  
پرنسپل، نائب پرنسپل  
صاحبان کوریلیف

(تفصیلات صفحہ 09 پر ملاحظہ فرمائیں)

اب مسائل 38 دنوں میں  
حل کیے جا رہے ہیں:  
ڈاکٹر آصف محمود جاہ

(تفصیلات صفحہ 04 پر ملاحظہ فرمائیں)

ڈیزائنر: محمد مشتاق

ایڈیٹرز: محمد ناظم سلیم، صہیب مرغوب

بیٹرن انچیف: ڈاکٹر آصف محمود جاہ (ہلال امتیاز) (ستارہ امتیاز)

فون: 0334-0544460 / 051-9212437 / 042-99204140

ای میل: media@fto.gov.pk / ویب سائٹ: www.fto.gov.pk

سماجی رابطوں پر ہماری ویب سائٹس



taxombudsman



ftopakistan

ٹیکس انتظامیہ کی خلاف شکایات پر بروقت کارروائی۔۔۔ فوری، بلا معاوضہ انصاف آپ کی دہلیز پر



**وفاقی ٹیکس محتسب**

**تمام شکایات کا فوری ازالہ**

بددیانتی ← بلا وجہ نوٹس ← امتیازی عمل ← تساہل کا خاتمہ ← ٹیکس سے متعلق شکایات ← ٹیکس انتظامیہ کی بدانتظامی ←

رابطہ / رجسٹریشن شکایات  تحریری شکایات  ایف ٹی او پورٹل  موبائل ایپ  واٹس ایپ

وفاقی ٹیکس محتسب سیکرٹریٹ ہیڈ کوارٹر، A-5 کانسٹیبلوشن ایونیو، اسلام آباد

ٹیلی فون: 051-9217767 / 051-9212316 / 051-9205333، ای میل: info@fto.gov.pk، ویب سائٹ: www.fto.gov.pk

<p>ریجنل آفس کوئٹہ</p> <p>پہلی منزل، مشرق بلازہ، نزد ایف سی ہیڈ کوارٹر، حالی روڈ</p> <p>کوئٹہ، فون: 081-9202653</p> <p>ٹیکس: 081-9202841</p> <p>ای میل: ftoqta@fto.gov.pk</p>	<p>ریجنل آفس پشاور</p> <p>ہاؤس نمبر، 9-A/B/2، پرانی جمرو دلائن روڈ،</p> <p>یونیورسٹی ٹاؤن، پشاور۔ فون: 091-9224200</p> <p>ٹیکس: 091-9224201</p> <p>ای میل: adminpwr@fto.gov.pk</p>	<p>ریجنل آفس لاہور</p> <p>بگڈ نمبر A-186، اسکاؤج کارز، اپر مال، لاہور</p> <p>فون: 042-99201894</p> <p>ٹیکس: 042-99201893</p> <p>ای میل: ftolhr@fto.gov.pk</p>	<p>ریجنل آفس کراچی</p> <p>8 فلور نیشنل انشورنس کمپنی لمیٹڈ بلڈنگ، عباسی شہید</p> <p>روڈ، کراچی۔ فون: 021-99225059</p> <p>ٹیکس: 021-99225058</p> <p>ای میل: ftokhi@fto.gov.pk</p>	
<p>ریجنل آفس فیصل آباد</p> <p>مکان نمبر 35، کینال پارک ایسٹ کینال روڈ، فیصل آباد۔</p> <p>فون: 041-9230241 / 041-9230244</p> <p>ٹیکس: 041-9230244</p> <p>ای میل: ftofaisalabad@gmail.com</p>	<p>ریجنل آفس سیالکوٹ</p> <p>مکان نمبر 5، نشاۃ پارک، کول، شیرعلی روڈ، آف پارس روڈ</p> <p>سیالکوٹ، فون: 052-9250725-26</p> <p>ای میل: ftoakt@gmail.com</p>	<p>ریجنل آفس گوجرانوالہ</p> <p>مکان نمبر 68، گلانی کس ٹاؤن، جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ</p> <p>فون: 055-9330590 / 055-9330589</p> <p>ٹیکس: 055-9330589</p> <p>ای میل: fto.gwl@gmail.com</p>	<p>ریجنل آفس ملتان</p> <p>مکان نمبر A-98، ابراہیم ایونیو، گل گشت کالونی، ملتان</p> <p>فون: 061-9210348 / 061-9210349</p> <p>ٹیکس: 061-9210348</p> <p>ای میل: ftoMULTAN@gmail.com</p>	
<p>ریجنل آفس حیدرآباد</p> <p>ہاؤس نمبر 272، بلاک - بی، زید پارک، ہاؤسنگ</p> <p>سوسائٹی لطیف آباد، فون: 022-3400426</p>	<p>ریجنل آفس حب، بلوچستان</p> <p>بلڈنگ سہیلہ چیمبر آفس کامرس بلڈنگ، ڈی سی - 26</p> <p>ہائٹ، حب، فون: 0853-363261-3</p>	<p>ریجنل آفس سرگودھا</p> <p>مکان نمبر 62/72، پیر محمد کالونی</p> <p>یونیورسٹی روڈ، سرگودھا، فون: 048-9330147</p>	<p>ریجنل آفس ایبٹ آباد</p> <p>مکان نمبر 01، گلی نمبر 01، موٹی زئی کالونی</p> <p>ایبٹ آباد، ٹیلی فون: 0992-920200</p>	<p>ریجنل آفس سکھر</p> <p>بگڈ نمبر 32، سکھر کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی، سکھر</p> <p>ٹیلی فون: 071-5825222</p>

# وفاقی ٹیکس محتسب کا پیغام

## ٹیکس پیئرز کو عزت دیں!

اَللّٰهُمَّ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ!

ڈیئر ٹیکس دہندگان!

وفاقی ٹیکس محتسب کا سہ ماہی نیوز لیٹر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

وفاقی ٹیکس محتسب (ایف ٹی او) کا ادارہ آپ کے حقوق کے تحفظ کا

ضامن ہے۔ ایف ٹی او (FTO) کے ادارے کا بنیادی مقصد ٹیکس

پیئرز کو عزت دینا ہے۔ ان کے جائز حقوق کا تحفظ کرنا ہے۔ ٹیکس

حکام کی طرف سے کی گئی زیادتیوں کا تدارک کرنا ہے۔ ٹیکس آفیسرز

اور سٹاف کی بدانتظامی اور نااہلی کی نشاندہی کر کے اس کا سدباب کرنا

ہے۔ اللہ کی مہربانی سے ملک کے دُور دراز علاقوں سے اب ٹیکس

پیئرز وفاقی ٹیکس محتسب کے دفتر سے رابطہ کر رہے ہیں۔ ان کے

مسائل اور ٹیکس کی ادائیگی میں مشکلات کو فوری طور پر حل کیا جا رہا

ہے۔ اس کا واضح ثبوت ایف ٹی او کی گذشتہ سال کی کارکردگی ہے۔

سال 2022ء کی شاندار کارکردگی کا تسلسل سال 2023ء کی پہلی

سہ ماہی میں بھی جاری رہا۔ الحمد للہ سال 2023ء کے پہلے تین ماہ

میں 1870 سے زائد شکایات کا اندراج ہوا اور ان میں سے

1780 شکایات کا فیصلہ کیا گیا۔ 80 فیصد سے زائد شکایات کا فیصلہ

ٹیکس دہندگان کے حق میں کیا گیا، اور ان کو ریلیف دیا گیا۔

وفاقی ٹیکس محتسب کا ادارہ صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان ڈاکٹر

عارف علوی کی سربراہی میں کام کرتا ہے۔ ہمارے لیے یہ بات

بڑی خوش آئند ہے کہ صدر پاکستان نے ہمارے 99 فیصد سے

زائد کیسوں کی توثیق کی اور ٹیکس پیئرز کے حق میں کیے گئے

ہمارے فیصلوں کو برقرار رکھا۔ صدر پاکستان کی ہدایات کے عین

مطابق ہم نے FTO کی آٹومیشن مکمل کر لی ہے۔ کوئی بھی ٹیکس

پیئرز ہماری ویب سائٹ (www.fto.gov.pk)، ای میل،

موبائل ایپ یا ڈس ایپ نمبر 0334-0544460، خود آ کر یا

خط کے ذریعے اپنی شکایت درج کروا سکتا ہے۔ ٹیکس پیئرز کی

## شکایات پر عمل درآمد کا طریقہ کار

شکایات کا پورٹل پر اندراج / وصولی

متعلقہ مشیر کو تفویض

دونوں فریقین (ٹیکس افسر اور شکایت کنندہ) کو نوٹسز کا اجراء

مشیر کی جانب سے احکامات کا اجراء

سماعت کی تاریخ طے (مقررہ مدت میں سماعتیں مکمل)

وفاقی ٹیکس محتسب کا فیصلہ



درخواست آنے کے فوراً بعد اس پر کام شروع ہو جاتا ہے۔ ٹیکس

پیئرز کی جانب سے وکیل نہ ہونے کی صورت میں FTO

کے مشیر شکایت کنندہ کی رہنمائی کرتے ہیں تاکہ وہ اپنا کیس صحیح

طریقے سے پیش کر سکے۔

پچھلے تین ماہ کے دوران FTO کے تحت ملک کے دُور دراز علاقوں

میں کئی آگاہی سیمینار منعقد کیے گئے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اب ملک

کے دُور دراز علاقوں سے بھی لوگ اپنے مسائل کے حل کے لیے

کورٹ جانے کی بجائے FTO آفس سے رابطہ کر رہے

ہیں۔ FTO کا ادارہ ایک پبلک ریلیف مہیا کرنے والا ادارہ

ہے۔ اس کا بنیادی مقصد ٹیکس پیئرز کو ان کے جائز حقوق دلانا ہے

اور FBR اور ٹیکس پیئرز کے درمیان ایک پل کا کردار ادا کرتے

ہوئے ملکی ریونیو میں اضافہ کرنا ہے۔

ڈیئر ٹیکس پیئرز!

آپ کو ٹیکس حکام سے کوئی بھی مسئلہ ہو تو آپ فوری طور پر FTO

سے رابطہ کریں۔ انشاء اللہ آپ کا مسئلہ فوری حل ہوگا۔ سہ ماہی نیوز

لیٹر کی تیاری میں ایف ٹی او کے نئے میڈیا ایڈوائزر ناظم سلیم اور

ان کی ٹیم خصوصاً ڈیٹا انٹری آپریٹر محمد مشتاق نے انتھک محنت

کی۔ اس کیلئے میڈیا ٹیم مبارکباد کی مستحق ہے۔

والسلام

اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

پاکستان زندہ باد

آصف محمود جاہ

ڈاکٹر آصف محمود جاہ

(ہلال امتیاز) (ستارہ امتیاز)

وفاقی ٹیکس محتسب

## عزت مآب ایف ٹی او ڈاکٹر آصف محمود جاہ کی آگاہی سیمیناروں و اجلاسوں میں شرکت

نہیں ہوتا۔ آپ نے کہا کہ، ادارے نے اسٹیل اور شوگر میں میگا کرپشن کیسز پکڑے اور بعض کارٹلز کو توڑنے میں مدد دی۔ آپ نے کہا کہ ٹیکس دہندگان کو ان کے حقوق سے آشنائی کیلئے ٹیکس محتسب کے دائرہ کار، سکیم، اکم ٹیکس اور سیلز ٹیکس کے قوانین پر مشتمل ایک رہنما کتاب شائع کی جا رہی ہے جبکہ ٹیکس محتسب آرڈیننس 2000ء کا اردو ترجمہ بھی شائع کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ عوام الناس اپنی شکایات وٹس ایپ، آن لائن اور ڈائریکٹ پورٹل پر بھی جمع کر سکتے ہیں۔ صدر ایوان صنعت و تجارت میاں راشد اقبال نے کہا کہ ٹیکس محتسب کی کارکردگی شاندار ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ پہلے بھی تجاویز دیتے رہے ہیں جن پر عمل کرنے سے ٹیکس نظام میں بہتری آئی۔ انہوں نے کہا کہ چیک واپس کرنے پر ہم معزز ڈاکٹر آصف محمود جاہ کے شکر گزار ہیں۔ تقریب میں جناب ڈاکٹر عابد محمود خان (چیف کمشنر لارج ٹیکس پیپرز آفس، ملتان) کے علاوہ ملتان، خانیوال، بہاولپور، اوکاڑہ اور ساہیوال میں ایف ٹی آر کی فیلڈ فارمیٹرز کے افسران، ٹیکس بار ایسوسی ایشن کے نمائندے، تاجر تنظیموں کے عہدیداروں اور نمایاں کاروباری شخصیات نے بھی شرکت کی۔ اجلاس کا اختتام سوال و جواب کے سیشن کے ساتھ ہوا۔ وفاقی ٹیکس محتسب نے تمام سوالات کا جواب دیا۔ ایوان صنعت و تجارت کی انتظامیہ نے معزز مہمانوں میں سویٹرز تقسیم کیے۔

چیمبر نے ٹیکس دہندگان کے مسائل کے فوری ازالے کے لیے معزز وفاقی ٹیکس محتسب کی کوششوں کو سراہا۔ انہوں نے 2002ء میں ایف ٹی او کے دفتر کی نمایاں کارکردگی کو بھی اجاگر کیا۔ جناب ڈاکٹر خلیل احمد (ایڈوائزر انچارج، ملتان) نے خیر مقدمی کلمات کہنے کے بعد ادارے کے اہم فیصلوں پر روشنی ڈالی۔ جناب الماس جوہدہ (مشیر لیگل) نے معزز ایف ٹی او، ڈاکٹر آصف محمود جاہ کی قیادت میں ادارے کے معیاری فیصلوں اور بڑھتی ہوئی تعداد پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر معزز ڈاکٹر آصف جاہ صاحب کی این جی او سکیم ہیلتھ کیئر سوسائٹی کے تعارف پر مبنی رپورٹ بھی پیش کی گئی۔

معزز وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس ادارے کے قیام کا مقصد یہ ہے کہ ٹیکس انتظامیہ اپنی ذمہ داریاں باحسن طریقے سے انجام دے۔ آپ نے کہا کہ وہ پہلے بھی ملتان کا دورے کر چکے ہیں، انہیں ایوان صنعت و تجارت ملتان سے تجاویز بھی موصول ہوتی رہتی ہیں۔ ان تمام تجاویز پر عمل کیا گیا ہے جبکہ فیصلے بھی 38 دنوں کے اندر اندر ہو رہے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ فیصلوں پر فوری عمل درآمد کیلئے اسسٹنٹ ایڈوائزر پر مشتمل خصوصی عمل درآمد سیل بنا دیا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ، وہ وقت گزر گیا جب ایف ٹی او کو شکایت کرتے ہی پرانے کھاتے کھول دیے جاتے ہیں۔ اب ایسا

### فیصلے بھی 38 دنوں کے اندر اندر

### ہو رہے ہیں: ایف ٹی او ڈاکٹر

### آصف محمود جاہ کا دورہ ملتان

عزت مآب وفاقی ٹیکس محتسب، ڈاکٹر آصف محمود جاہ (ہلال امتیاز) (ستارہ امتیاز) نے 18 مارچ 2023ء کو ایک ہزار سی سی سے چھوٹی گاڑیوں پر وصول کیے گئے اضافی ٹیکس کے چیکوں کی تقسیم کے لیے ملتان کا دورہ کیا۔ آپ نے وفاقی ٹیکس محتسب ریجنل آفس، ملتان میں 89 صارفین میں چیک تقسیم کیے۔ یاد رہے کہ فنانس ایکٹ 2021ء میں سوزو کی کاروں پر سیلز ٹیکس 17 فیصد سے کم کر کے 12.5 فیصد کر دیا تھا لیکن محکمے نے اضافی ٹیکس وصول کیا۔ چار شکایت ملنے کے بعد معزز ایف ٹی او، ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے قوانین کے مطابق فیصلہ دیا جس سے 9122 صارفین کو 66 کروڑ روپے کا ریلیف ملا۔

ایوان صنعت و تجارت آمد کے موقع پر چیمبر کے صدر جناب راشد اقبال نے آپ کا استقبال کیا۔ خیر مقدمی خطاب کے دوران صدر





ہوئے آپ نے بتایا کہ سہولت ڈیسک کا تجربہ کافی کامیاب رہا ہے۔ ان سے ٹیکس دہندگان کی شکایت دور کرنے میں بہت مدد ملی ہے۔ معزز وفاقی ٹیکس محتسب نے ایوان صنعت و تجارت گجرات کے صدر جناب سکندر اشفاق اور دیگر اہم اراکین کی جانب سے اپنے اعزاز میں دیے گئے استقبالیہ میں بھی شرکت کی۔

مشکلات اور مسائل میں کمی آئے گی۔ آپ نے کہا کہ ایف ٹی او کا ادارہ ٹیکس دہندگان کی شکایات کے فوری ازالے کے لیے ہمہ وقت اور ان کے قریب ترین موجود ہے۔ اس ضمن میں آپ نے مختلف ایوان و صنعت تجارت میں قائم کردہ اپنے سہولت ڈیسکوں کا بھی ذکر کیا۔ گجرات میں بھی ایک خصوصی سہولت ڈیسک کا افتتاح کرتے

## ایوان صنعت و تجارت گجرات سے معزز ٹیکس محتسب، ڈاکٹر آصف محمود جاہ کا خطاب

ایوان صنعت و تجارت گجرات کے صدر جناب سکندر اشفاق نے معزز ٹیکس محتسب ڈاکٹر محمود آصف جاہ کو چیئرمین میں خطاب کی دعوت دی۔ معزز وفاقی ٹیکس محتسب نے ان کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے گجرات کا دورہ کیا۔ ایوان صنعت و تجارت آمد کے موقع پر صدر جناب سکندر اشفاق اور دیگر سینئر رہنماؤں نے آپ کا استقبال کیا۔ اجلاس میں صنعت کاروں اور تاجروں کی بڑی تعداد شریک تھی۔ صدر چیئرمین اور دیگر سینئر اور بانی اراکین نے وفاقی ٹیکس محتسب کے نمایاں فیصلوں کو سراہا اور ٹیکس دہندگان کو فوری ریلیف کی فراہمی سے متعلق آپ کے اقدامات کو ٹیکس دہندگان کے لیے حوصلہ افزا قرار دیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے معزز وفاقی ٹیکس محتسب، ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے کہا کہ ادارے کے قیام کا مقصد خوشگوار ٹیکس کلچر پیدا کرنا ہے تاکہ آفیشلز صحیح طریقے سے ڈسپلن کے اندر رہتے ہوئے فرائض سرانجام دے سکیں۔ اس سے ٹیکس دہندگان کی

## معزز وفاقی ٹیکس محتسب کا ایوان صنعت و تجارت منڈی بہاؤ الدین کا دورہ

کرن ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس ادارے نے ٹیکس دہندگان کی امیدوں کو کبھی ٹوٹے نہیں دیا۔ معزز وفاقی ٹیکس محتسب، ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ ادارہ ٹیکس دہندگان کی فوری شکایات کے ازالے کے لیے قائم کیا گیا ہے۔ اسی لیے وہ مسلسل آگاہی مہم جاری رکھے ہوئے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک رسائی حاصل کی جاسکے۔ آپ نے کہا کہ یہ ادارہ لوگوں کی طرف سے خود کیس تیار کرتا ہے۔ اس موقع پر جناب الماس علی جونہ (مشیر لیگل) اور جناب فیاض احمد رانجھا (سابق ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ) نے بھی خطاب کیا۔ سرگودھا سے اعزازی مشیر، کوآرڈینیٹر محترمہ شمیم آفتاب نے خواتین سرمایہ کاروں کے مسائل کے حل میں ایف ٹی او کے کردار پر روشنی ڈالی۔ تقریب کے بعد وفاقی ٹیکس محتسب ایوان صنعت و تجارت کی بلڈنگ میں گئے جہاں ایوان صنعت و تجارت نے ایف ٹی او کے سہولت ڈیسک کے قیام کیلئے ایک کمرہ مخصوص کیا تھا۔ معزز وفاقی ٹیکس محتسب نے اس ”سہولت روم“ کا افتتاح کیا۔

معزز وفاقی ٹیکس محتسب، ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے ایوان صنعت و تجارت منڈی بہاؤ الدین کا دورہ کیا۔ وہاں صدر جناب محمد حیدر رضا نقوی نے دیگر عہدیداروں کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔ صدر چیئرمین نے آپ کے اعزاز میں ایک بڑی تقریب کا اہتمام بھی کیا تھا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے صدر چیئرمین جناب محمد حیدر رضا نقوی نے کہا کہ وفاقی ٹیکس محتسب کا ادارہ کمزور ٹیکس دہندگان کے لیے روشنی کی



## اب مسائل 38 دنوں میں حل کیے جا رہے ہیں: معزز ڈاکٹر آصف محمود جاہ

فیصل آباد میں قیام کے دوران آپ نے نیکسائل ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ایک بڑی تقریب سے بھی خطاب کیا۔ ان تمام تقریبات میں وفاقی ٹیکس محتسب کی کارکردگی پر مشتمل ایک ویڈیو بھی دکھائی گئی۔

پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن اور محکمہ تعلیم کے 6 لاکھ روپے سے کم آمدنی والے ملازمین کو دیے جانے والے ریلیف کا بھی ذکر کیا۔ ویڈیو بھی دکھائی گئی۔

معزز وفاقی ٹیکس محتسب، ڈاکٹر محمود آصف جاہ نے ایوان صنعت و تجارت فیصل آباد کا دورہ کیا۔ ایوان صنعت و تجارت کے صدر جناب ڈاکٹر خرم طارق نے ایک پر شکوہ تقریب کا اہتمام کیا تھا۔ صدر چیئرمین، جناب ڈاکٹر خرم طارق نے کہا کہ ایف ٹی او کے ادارے سے انہیں کافی حوصلہ ملا ہے۔ یہ ادارہ مسائل کے ازالے کی ایک اہم کڑی بن چکا ہے۔ معزز وفاقی ٹیکس محتسب، ڈاکٹر محمود آصف جاہ نے اپنے خطاب میں شرکاء کو یقین دلایا کہ یہ ادارہ ان کے مسائل کو کم سے کم وقت میں حل کرنے میں کوشاں رہے گا۔ اب مسائل 60 دنوں کی قانونی مدت کی بجائے 38 ایام میں حل کیے جا رہے ہیں۔ آپ نے صنعت کاروں کو بتایا کہ عزت مآب صدر مملکت نے بھی وفاقی ٹیکس محتسب کے 99 فیصد فیصلوں کی توثیق کی ہے۔ آپ نے سوز و کی کاروں پر اضافی ٹیکس کی وصولی روکنے اور



## ایوان صنعت و تجارت، لاہور میں خصوصی ورکشاپ

کے خریداروں میں چیک تقسیم کیے۔ اس موقع پر سال 2000 میں ایف ٹی او کی کارکردگی پر مبنی ایک ویڈیو بھی دکھائی گئی۔ بعد ازاں، ایگزیکٹو کمیٹی کے اراکین نے سوال و جواب کے سیشن میں سرگرمی سے حصہ لیا اور تجاویز پیش کیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹیکس دہندگان دوست اور قابل اعتماد ٹیکس نظام قائم کیا جائے۔ جس میں عوامی بہبود کا عنصر بھی شامل ہو۔ تاجر برادری نے اپنے ساتھیوں پر زور دیا کہ وہ ٹیکس نظام میں آئیں اس سے انہیں ملنے والے فوائد کا علم ہوگا۔ ایف ٹی او کے افسران کے صوابدیدی اختیارات کے خاتمے کا بھی ذکر کیا گیا۔ معزز وفاقی ٹیکس محتسب نے ان تمام سفارشات پر عمل درآمد پر یقین دلاتے ہوئے کہا کہ برنس کمیونٹی پر اعتبار اور ان کے اعتماد کے بغیر محصولات میں اضافہ ممکن نہیں۔ ورکشاپ میں ایڈوائزر انچارج لاہور محترمہ عدیلہ رحمان، ایڈوائزر انچارج گوجرانوالہ جناب عبدالرحمن ڈوگر، مشیر لیگل جناب الماس علی جوندہ اور مشیر انکم ٹیکس جناب خالد جاوید نے بھی شرکت کی۔ جناب صفدر محمود چوہدری، سینئر ایگزیکٹو ممبر کی جانب سے اختتامی کلمات کے ساتھ نشست برخواست ہوئی۔

ایوان صنعت و تجارت لاہور کے اراکین اور عہدیداروں کے ساتھ برنس اور خوشگوار تعلقات کو وسعت کے حوالے سے 6 جنوری 2023 کو خصوصی ورکشاپ منعقد کی گئی۔ ورکشاپ کا موضوع وفاقی ٹیکس محتسب کا میکنیورم برائے ازالہ شکایات و آگاہی تھا۔ تقریب کا آغاز کن ایڈوائزر کی کمیٹی، خوش الحان ڈاکٹر فیاض احمد رانجھا کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ صدر چیئرمین جناب کاشف انور نے خیر مقدمی کلمات کہے اور معزز ایف ٹی او ڈاکٹر آصف محمود جاہ کو خطاب کی دعوت دی۔ معزز وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے اپنے خطاب میں فوری اور بلا معاوضہ انصاف کی فراہمی میں ایف ٹی او کے ادارے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا کہ ٹیکس انتظامیہ میں پائی جانے والے بدانتظامی کو دور کرنے کے لیے یہ ادارہ شکایت ملنے کے بعد خود تحقیق کرتا ہے۔ تقریب سے خطاب کے بعد وفاقی ٹیکس محتسب، ڈاکٹر محمود آصف جاہ نے سوز و کی کاروں



## تاخیر کی صورت میں بھی جائز، قانونی حق کو روکا نہیں جاسکتا: معزز ڈاکٹر آصف محمود جاہ

### رقم کی واپسی کے طویل عرصے سے زیر التواء معاملے کو فوری طور پر نمٹانے کی سفارش

شکایت نمبر: 4965/LHR/ST/2022

مورخہ: 11 نومبر 2022ء

شکایت کنندہ: ایم آئی ایس ایگری ٹیک لمیٹڈ، لاہور بمقابلہ سیکرٹری، ریونیو ڈویژن، اسلام آباد۔

مختصراً: شکایت سیکنڈ سکرٹری سبڈ ڈویژن، ایف بی آر اسلام آباد اور چیف کمشنر-آئی آر، ایل ٹی اولہ ہور میں جولائی 2016ء سے نومبر 2017ء اور دسمبر 2017ء کیلئے رقم کی واپسی کے دعوے کو نمٹانے میں تاخیر اور بعد از اس سبڈ ڈویژن ایکٹ 1990ء کی شق 74 کے تحت تاخیر کی معافی کو مسترد کرنے پر وفاقی ٹیکس محتسب آرڈیننس، 2000 کی شق 10(1) کے تحت داخل کرائی گئی۔ شکایت کنندہ نے مذکورہ ٹیکس کی مدت کے لیے سبڈ ڈویژن گوشواروں کے ساتھ تقریباً 29 کروڑ اور تقریباً 1 کروڑ 56 لاکھ روپے (کل تقریباً 30 کروڑ 56 لاکھ روپے) کی واپسی کیلئے دو دعوے داخل کیے۔ سبڈ ڈویژن 2006ء کے باب V کے قاعدہ 28(1) کے مطابق، ایف بی آر کے الیکٹرانک پورٹل پر رقم کی واپسی کے دعوے کے ساتھ مطلوبہ دستاویزات جمع کرانے کے لیے 120 دن مقرر ہیں۔ ایف بی آر کے پورٹل اور الیکٹرانک کلیم رسیدوں سے ظاہر ہوا کہ مذکورہ بالا دعوے وقت مقررہ پر داخل کیے گئے۔ محکمہ سبڈ ڈویژن کے متعلقہ شعبے کی جانب سے رقم کی واپسی پر ضابطے کی کارروائی میں دانستہ/ارادتا ناکامی پر شکایت کنندہ نے معزز ایف ٹی او سے رجوع کیا۔

معزز ایف ٹی او نے سبڈ ڈویژن کی واپسی کے زیر التواء دونوں دعووں کو 45 دن کے اندر نمٹانے کی ہدایات جاری کیں۔ سفارشات کی وصولی کے فوراً بعد ایف بی آر نے رقم کی واپسی کی دستاویزات تاخیر سے داخل کرنے میں معافی کی درخواست کو عدالت میں، 2 دسمبر 2021ء کو مسترد کر دیا۔ شکایت کنندہ نے مورخہ 4 مارچ 2022ء کے خط کے ذریعے ممبر آئی آر (آپریشنر) سبڈ ڈویژن ایکٹ کے رول 74 کے تحت استرا دکا آرڈر واپس لینے کی استدعا کی اور کہا کہ رقم کی واپسی کے دعووں کے ساتھ قاعدہ 28 کے مطابق تمام متعلقہ دستاویزات بروقت داخل کرائی گئی تھیں۔ بعد ازاں، ایف ٹی او کے مشیر نے ممبر-IR (آپریشنر) کو خط بذریعہ

11 اگست 2022ء، شکایت کنندہ کو شنوائی کا موقع دینے، نظر ثانی کرنے کے بعد معاملے کو نمٹانے کی سفارش کی۔ قابل افسوس بات ہے کہ ایف بی آر نے ایک بار پھر تاخیر کی معافی کی درخواست کو سنے بغیر/حقائق پر غور کیے بغیر مسترد کر دیا۔ حقائق یہ ہیں کہ رقم کی واپسی کے دعوے دستیاب قانونی معیاد کے اندر اندر، بروقت داخل کیے گئے تھے۔ رقم کی واپسی کے بروقت داخل کردہ قانونی دعووں پر شکایت کنندہ کو تاخیر کا ذمہ دار ٹھہرانا اور مسترد کرنا بدانتظامی اور انصافی ہے۔ شکایت کنندہ نے اعلیٰ عدالتوں کے واضح حکم کا حوالہ دیا کہ تکنیکی وجوہات کی بناء پر کسی سائل کو اس کے جائز حق سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔ شکایت کنندہ نے سیکنڈ سکرٹری، سبڈ ڈویژن (آپریشنر) سے محصولاتی اہداف کو پورا کرنے کے لیے جلد بازی میں جاری کردہ حکم واپس لینے کی استدعا کی۔ کیونکہ دونوں دعوے 120 دن کی مقررہ مدت کے اندر اندر تمام معاون دستاویزات کے ساتھ الیکٹرانک طریقے سے داخل کیے گئے تھے۔ جواباً، چیف کمشنر آئی آر، لاہور نے خط بتاریخ 2 دسمبر 2022ء، پیرا وار تبصرہ میں لکھا کہ، سبڈ ڈویژن 2006ء کے قاعدہ نمبر 28 کے مطابق، درخواست کی پروسیسنگ کا پہلا قدم یہ ہے کہ دعوے کا تمام مواد آئی ٹی سسٹم کے ذریعے موصول ہو۔ مگر شکایت کنندہ معاون جمع کرانے میں ناکام رہا۔ قاعدہ 28(2) کے مطابق، اس معیاد میں چیف کمشنر، ان لینڈ ریونیو یومیڈ 60 دن کی توسیع دینے کے مجاز ہیں۔ معاون دستاویزات کی عدم موجودگی یا تاخیر سے جمع کرانے کی صورت میں اس تاخیر کی پیشگی معافی کے بغیر رقم کی واپسی کے دعووں پر کارروائی نہیں کی جاسکتی۔ معاون دستاویزات جمع کرانے میں ایک معاملے میں 1833 اور دوسرے معاملے میں 1804 ایام کی تاخیر کی گئی ہے۔ شکایت کنندہ نے ایف بی آر سے اپنے نمائندے کے ذریعے خط نمبر LT-0592-1 میں، مورخہ 5 مارچ 2019ء کو درخواست کی تھی کہ متعلقہ کمشنر ان لینڈ ریونیو، سبڈ ڈویژن ایکٹ کی دفعہ 74 کے تحت تاخیر کو معاف کریں۔ لیکن سبڈ ڈویژن ایکٹ، 1990ء کو اگر ایس آر او نمبر 394(1)/2009ء کے تحت شکایت کنندہ سے استفسار ایک سال (365) دنوں کے اندر تھی۔ جبکہ محکمہ کے موقف تھا کہ

ایس آر او نمبر 394(1)/2009ء کے کمشنر عمومی طور پر ایک سال تک کی تاخیر کی معافی دے سکتے ہیں لیکن دیگر قاعدوں میں کچھ ایام کی معافی چیف کمشنر کے دائرہ کار میں شامل ہے۔ سبڈ ڈویژن رولز، 2006ء کے قاعدہ 28(2) کے تحت یہ اختیار چیف کمشنر کو حاصل ہے۔ لہذا، زیر بحث معاملہ ایف بی آر کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔ بلاشبہ، شکایت کنندہ نے رقم کی واپسی کا کچھ مواد مقررہ معیاد میں داخل کر دیا تھا لیکن معاون دستاویزات (ہارڈ اور سافٹ، دونوں صورتوں میں) بروقت داخل کرنے میں ناکام رہا۔ شکایت کنندہ نے بذریعہ خط بتاریخ 4 نومبر 2020ء، تاخیر کا اعتراف کیا مگر کہا کہ نادستگی میں کوتاہی ہوئی۔ مزید برآں، اسی معاملے پر شکایت کنندہ نے معزز ایف ٹی او محکمہ کے خلاف شکایت نمبر 0209/LHR/ST/2019 کے تحت بھی داخل کرائی تھی جسے بعد میں واپس لے لیا گیا۔ بعد ازاں، اسی رقم کی واپسی کیلئے ایف ٹی او کے دفتر میں ایک اور شکایت نمبر LHR/ST/2021/2072 کے تحت داخل کرائی گئی۔ محکمہ نے کارروائی کی اور شکایت کنندہ سے وصول کردہ اضافی سبڈ ڈویژن، مبلغ 47 کروڑ 52 لاکھ روپے شکایت کنندہ کے بینک اکاؤنٹ میں جمع کرا دیے۔ زیر بحث شکایت نمبر 4965/LHR/ST/2022 کے سابقہ شکایت نمبر LHR/ST/2021/2072 سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پچھلی شکایت سبڈ ڈویژن ریونیو کے معاملے پر داخل کی گئی تھی جبکہ موجودہ شکایت کا تعلق رقم واپس نہ کرنے سے ہے۔ پچھلی شکایت نمبر LHR/ST/2021/2072 کو ایف بی آر نے بجاطور پر مسترد کر دیا تھا کیونکہ کیس نمبر Tax 14042(1980) (Pak.S.C) میں سپریم کورٹ آف پاکستان کا حکم تھا کہ معافی دینے کی صورت میں ہر دن کی تاخیر کا ٹھوس جواز پیش کیا جانا لازمی ہے۔ مذکورہ دستاویزات کی فراہمی میں تاخیر استرا دکا سبب بنی تھی۔ محکمہ نے زیر بحث شکایت بھی مسترد کرنے کی استدعا کی۔ ایف ٹی او میں کارروائی کے دوران محکمہ کے نمائندے نے کہا کہ دستاویزات نامکمل ہیں۔ جبکہ شکایت کنندہ نے تمام دستاویزات مقررہ مدت میں داخل کرانے کا دعویٰ کیا۔ شکایت کنندہ سے استفسار

کیا گیا کہ جب دعویٰ بروقت داخل کیے گئے تھے تو دعویٰ داخل کرنا ہے کی تاخیر کی معافی کی درخواست کیوں داخل کی؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں، اس کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ البتہ جب متعلقہ ڈپٹی کمشنران لینڈ ریویو نے کہا تھا کہ سبیل ٹیکس رولز 2006 کے باب V رول 28(1) کے تحت رقم کی واپسی کے لیے مزید دستاویزات درکار ہیں تو ان کے کہنے پر 5 مارچ 2019 کو تاخیر کی معافی کی درخواست بھیجی گئی تھی۔ چیف کمشنران ایل ٹی اولاہور نے مورخہ 21 جولائی 2019ء کو کمشنر کو خط لکھا کہ شکایت کنندہ نے RCPS ڈیٹا مقررہ معیار کے اندر داخل کیا ہے، معاون دستاویزات کی فراہمی میں تاخیر کی معافی کی درخواست مناسب ہے، اسے تسلیم کرنے کی تجویز ہے۔ شکایت کنندہ نے ایف ٹی او سے استدعا کی کہ ایف بی آر کو ان کے 2 دسمبر 2021ء اور 12 نومبر 2022ء کے احکامات پر نظر ثانی کرنے کی ہدایت کی جائے۔ محکمے کے نمائندے نے اس بات سے اتفاق کیا کہ، نامکمل دستاویزات/ریکارڈ جمع کرانے سے متعلق شکایت کنندہ کو مطلع کیا جانا چاہیے تھا۔ فریقین کے دلائل سنے گئے اور ریکارڈ کا جائزہ لیا گیا۔ وفاقی ٹیکس محتسب، معزز ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے سفارش کی کہ، (i) متذکرہ سالوں کے لیے شکایت کنندہ کی رقم کی واپسی کے دعوؤں پر کارروائی میں ایل ٹی او آفس کی جانب سے غیر معمولی تاخیر ایف ٹی او اور 45 (iii) دنوں کے اندر تعمیل کی اطلاع دیں۔

## ری فنڈ کا فیصلہ 60 دنوں میں کرنا لازمی ہے: ڈاکٹر آصف محمود جاہ، ایف ٹی او



شکایت نمبر: SKT/IT/2022/4643

شکایت کنندہ: جناب شکیل بٹ، پسرور روڈ، سیالکوٹ۔

تاریخ: 20 جنوری 2022ء۔

مختصر احوال: شکایت کنندہ نے 27 جنوری 2021ء کو ٹیکس سال 2020 کے لیے آمدنی اور ٹیکس کے گوشوارے کے ساتھ 47 ہزار روپے کی واپسی کا دعویٰ ای فائل کیا۔ 17 مارچ 2022ء کو یادہانی اور بارہا کوششوں کے باوجود، محکمہ انکم ٹیکس آرڈیننس 2001ء کی شق 170(4) کے تحت مقررہ وقت کے اندر حکم جاری کرنے میں ناکام رہا، اس لیے ٹیکس سال کے لیے 47 ہزار روپے کی رقم واپس نہ کرنے پر اس لیے وفاقی ٹیکس محتسب آرڈیننس 2000ء کی شق 10(1) کے تحت یہ شکایت درج کرائی گئی۔ ایف ٹی او آرڈیننس 2000 کی شق 10(4) اور وفاقی محتسب ادارہ جاتی اصلاحات ایکٹ 2013 کی شق 9(1) کے تحت طلب کی گئی۔ کمشنر-ایل آر، سیالکوٹ زون، آر ٹی او نے مورخہ 3 نومبر 2022 کو پیر اور تیسرہ جمع کرایا۔ انہوں نے لکھا کہ انکم ٹیکس آرڈیننس کی شق 170(4) کے تحت 60 دنوں کی مقررہ مدت کے اندر اندر کوئی حکم جاری نہ ہونے کی صورت میں معاملہ قابل اپیل بن جاتا ہے، جبکہ قابل اپیل معاملے پر ایف ٹی او آرڈیننس 2000ء کی شق 9(2)(b) کے تحت کارروائی نہیں کی جا سکتی۔ اس ضمن میں رٹ درخواست نمبر 599/2017/بعنوان شہزادی پولی پروپٹیلین انڈسٹریز بمقابلہ فیڈریشن آف پاکستان کا حوالہ بھی دیا گیا۔ اور یہ کہ، شق 154k اور شق 236K کے تحت رقم کی واپسی تصدیق سے مشروط ہے، ورنہ ولڈنگ ٹیکس انتظامیہ کی جانب

سے تصدیق کا عمل جاری ہے، تصدیق مکمل ہوتے ہی یہ درخواست بھی نمٹا دی جائے گی۔ لہذا اس معاملے میں بدانتظامی کا عنصر نہیں پایا جاتا۔ معزز وفاقی ٹیکس محتسب، ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے کہا کہ، ایف ٹی او کے دائرہ اختیار پر اٹھایا جانے والا اعتراض غلط فہمی کا نتیجہ ہے کیونکہ زیر نظر معاملہ آمدنی یا ٹیکس کی ذمہ داری کے تعین کا نہیں بلکہ 60 دن کی مقررہ معیار میں فیصلہ کرنے میں محکمہ کی ناکامی سے ہے۔ صدر پاکستان نے اپنے حکم نمبر LHR/IT(67/Nos.107) کے تحت 223/2014 مورخہ 4 فروری 2016 اور حکم نمبر LHR/IT(56/88) مورخہ 4 مارچ 2016 میں بھی 60 دنوں کی معیار کو حتمی قرار دیا ہے۔ عزت مآب صدر مملکت نے حکم دیا ہے کہ آرڈیننس کی دفعہ 170(5) کے باوجود، رقم کی واپسی کی درخواست کو نمٹانے میں تاخیر آرڈیننس کی دفعہ 170(4) میں متعین کردہ لازمی معیار کی خلاف ورزی ہے اس لیے بدانتظامی ہے۔ عزت مآب، صدر پاکستان نے حکم نمبر FTO/2020/133 مورخہ 28 جون 2021ء کو بھی ایف بی آر کی ایک نمائندگی کو مسترد کرتے ہوئے کیس نمبر LHR/IT/2020/1357 میں ایف ٹی او کا فیصلہ برقرار رکھا ہے۔ اس لیے دائرہ کار پر اعتراض مسترد کیا جاتا ہے۔ وفاقی ٹیکس محتسب، ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے لکھا کہ معزز صدر مملکت کے حکم کی روشنی میں بھی محکمہ مقررہ مدت کے اندر اندر فیصلہ کرنے کا پابند ہے۔ کمشنر-ان لینڈ ریویو، زون-لاہور 45 دنوں کے اندر اندر تصدیق کر سکتے تھے۔ ایجنسی کو قانونی اختیار حاصل ہے کہ وہ تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد قانون کے مطابق، اس کے میرٹ پر فیصلہ کرے۔ آپ نے لکھا کہ، انکم ٹیکس آرڈیننس کی دفعہ 170(4) کی شرائط کے مطابق، رقم کی واپسی کی درخواست کو 60 دنوں کے اندر نمٹانا ضروری تھا مگر محکمہ شکایت کنندہ کے خطوط کا جواب دینے میں ناکام رہا۔ یہ تاخیر انکم ٹیکس آرڈیننس کی شق 170(4) کی خلاف ورزی اور ایف ٹی او آرڈیننس کی شق 2(3)(ii) کے لحاظ سے بدانتظامی ہے۔ آپ نے سفارش کی کہ، ایف بی آر (i) شکایت کنندہ کی رقم کی واپسی کی درخواست کو مقررہ مدت کے اندر اندر، میرٹ پر نمٹانے کیلئے متعلقہ کمشنران لینڈ ریویو کو ہدایت کرے۔ (ii) 45 دنوں کے اندر تعمیل کی اطلاع دی جائے۔

## بلڈرز و ڈوبلپرز کے ساتھ امتیازی سلوک دور کیا جائے: ایف ٹی او، ڈاکٹر آصف محمود جاہ

شکایات نمبر: 5709:5721

مختصر احوال: رخشانی بلڈرز سمیت 13 افراد، کاروباری اداروں نے شکایت درج کرائی کہ وہ کوئٹہ شہر کے رہائشی ہیں، طویل عرصے سے انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 کی شق 181 کے تحت بلوچستان میں ہی رجسٹر کرانے کے بعد این ٹی این حاصل کیا ہے۔ کاروبار سے مراد مختلف سرکاری اداروں سے عمارتوں اور سڑکوں کی تعمیر کے ٹھیکے لینا ہے۔ لیکن ایف بی آر نے 3 دسمبر 2019ء کو ان کا دائرہ اختیار آر ٹی او کوئٹہ سے کراچی منتقل کر دیا جو کہ غیر قانونی ہے۔ اس لیے یہ شکایت ایف ٹی او آرڈیننس 2000ء کے تحت درج کرائی گئی ہے۔ شکایت کنندگان نے مزید دعویٰ کیا کہ ایوان صنعت و تجارت، کوئٹہ اور بلوچستان ٹیکس بار ایسوسی ایشن (بی ٹی بی اے) نے ایسے کئی معاملات کی آر ٹی او کوئٹہ واپسی کے لیے ایف بی آر سے رجوع کیا ہے، ایف بی آر نے کچھ معاملات میں کوئٹہ چیئرمین آف کامرس اینڈ انڈسٹریز (کیوسی سی آئی) کا اعتراض قبول کرتے ہوئے وہ معاملات واپس کوئٹہ منتقل کر دیے ہیں۔ شکایت کنندہ نے مزید کہا کہ ان کے معاملے میں انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 کی شق (9) 100D کی بھی خلاف کی گئی ہے کیونکہ شکایت

کنندہ نہ تو بلڈرز ہے اور نہ ہی ڈوبلپرز۔ لہذا اسے بلڈرز و ڈوبلپرز کی کیٹیگری میں شامل کرنا خلاف ضابطہ ہے۔ شکایت کنندہ کا کہنا ہے کہ اس نے متعلقہ حکام کو دائرہ اختیار کو واپس آر ٹی او کوئٹہ منتقل کرنے کے لیے درخواست دی تھی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ دریں اثناء، کراچی میں اسینگ افسران نے ان سے اضافی ٹیکس طلب کیا ہے۔ شکایت کنندہ نے اپنے کاروبار کے دائرہ اختیار کی آر ٹی او، کوئٹہ منتقلی کے ساتھ ساتھ کراچی میں اسینگ افسران کی جانب سے قانونی اختیار کے بغیر اپنے خلاف جاری کیے گئے احکامات کو منسوخ کرنے کی استدعا کی۔

شکایت پر وفاقی ٹیکس محتسب آرڈیننس کی شق (4) 10 اور وفاقی محتسب ادارہ جاتی اصلاحات ایکٹ 2013 کی شق (1) 9 کے مطابق، سیکرٹری ریونیو ڈویژن سے رائے طلب کی گئی۔ چیف کمشنر۔ ایم آر ایم ٹی او، کراچی نے جواب میں لکھا کہ کمشنر آئی آر، آڈٹ۔ ایل کی رپورٹ کے مطابق، زیر نظر تمام شکایات (شکایات نمبر 5709 تا 5721) بلڈرز و ڈوبلپرز کے کاروبار میں مصروف ہیں جبکہ ان کے معاملات بورڈ کے مورخہ یکم ستمبر 2020ء کو جاری کردہ نوٹیفکیشن نمبر (2) 57 کے ذریعے کراچی منتقل کر دیے گئے تھے۔ مزید برآں، ٹیکس دہندگان کے

ITMS پروفائل کے مطابق، شکایت کنندہ کاروبار بلڈرز و ڈوبلپرز ہی ہے۔ انہوں نے مزید لکھا کہ، اس ضمن میں کوئی بدانتظامی نہیں ہوئی لہذا شکایات کو مسترد کر دیا جائے۔ شکایت کنندہ نے محکمہ کے جواب کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ وہ طویل عرصے سے کوئٹہ میں میڈیم ٹیکس پیئرز آفس (MTO) میں ہی رجسٹر ہے، جبکہ محکمہ نے کچھ معاملات واپس کوئٹہ منتقل کیے گئے ہیں۔ بورڈ کا مخصوص افراد کے معاملات واپس کوئٹہ منتقل کرنے کا عمل غیر قانونی اور انکم ٹیکس آرڈیننس 2001ء کی شق (a) 100D(9) کے منافی ہے۔ تاہم، ان کے معاملے کی کوئٹہ سے کراچی منتقلی سے شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ ٹیکس دہندگان کا حق ہے کہ اس کا دائرہ اختیار اس کے قریب ترین ہو۔ اس کی دہلیز پر ہو، جہاں کاروبار ہو رہا ہے۔ وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے سفارش کی کہ، بلڈرز و ڈوبلپرز کے شعبے کے لیے ایف بی آر کو غور و خوض کرنے کی ضرورت ہے۔ کسی بھی صورت میں، کسی بھی فرد یا افراد کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک روا رکھنا مناسب نہیں۔ بلڈرز اور ڈوبلپرز کے موضوع پر موجود اہام کو دور کرنے کیلئے وضاحت جاری کی جائے۔ آپ نے عمل درآمد کی رپورٹ 60 دنوں میں طلب کی ہے۔

## خیبر پختونخوا کے پرنسپل، نائب پرنسپل صاحبان کو ریلیف

شکایت کنندگان: جناب حافظ زبیر احمد، محترمہ ناہید اختر، مسامت مسرت بی بی، محترمہ شفیع گل، محترمہ فوزیہ کنول، ڈاکٹر محمد پرنسپل، جناب حسین شاہ، جناب جعفر علی خان، جناب محمد قاسم، جناب عرفان اللہ جان، جناب نعیم اللہ جان، جناب محمد اجمل حسن، جناب عبیدی خان، جناب نوید احمد، جناب محمد ادریس، جناب رحم دین، جناب محمد شفیق، جناب گل حسن شاہ، جناب بہر اور خان اور جناب مریم احمد۔ شکایات نمبر: 4888، 4889، 4890، 4891 اور PWR/IT/2022/4892 اور شکایات نمبر 143، 144، 145، 207، 208، 232، 233، 262، 263، 264، PWR/IT/2023/413 اور 396، 407، 409۔ تمام شکایات وفاقی ٹیکس محتسب آرڈیننس 2000ء کی شق 10 (1) کے تحت درج کرائی گئیں۔

تاریخ: مورخہ 7 نومبر 2022ء، اور 9 جنوری، 12 جنوری، 16 جنوری، 17 جنوری، 23 جنوری اور 24 جنوری 2023ء، پشاور مختصر حقائق: شکایت کنندگان خیبر پختونخوا کے مختلف اضلاع کے سرکاری سکولوں میں بطور پرنسپل، نائب پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر تعینات ہیں۔ انکم ٹیکس آرڈیننس 2001ء کے تیسرے باب کی کلاز 2 کے مطابق، نیچنگ کیڈر کے ہر استاد/محقق کو انکم ٹیکس میں چھوٹ مینسٹر ہے۔ ان عہدوں پر تعیناتی سے قبل انہیں بھی یہ چھوٹ مل رہی تھی۔ لیکن پرنسپل، نائب پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر بننے کے بعد انہیں اس چھوٹ سے محروم کر دیا گیا۔ ایف بی آر حکام کو درخواستیں میں بتایا کہ پرنسپل کے عہدے پر تعیناتی باوجود صوبائی حکومت نے انہیں نیچنگ کیڈر کے درجے میں ہی رکھا ہوا ہے لہذا، انہیں یہ رعایت دی جائے۔ ایف بی آر سے غیر مطمئن ہونے کے

بعد انہوں نے ایف ٹی او کے دفتر واقع پشاور میں درخواستیں پیش کیں۔ وفاقی ٹیکس محتسب ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے فیصلہ کیا کہ (i) یہ پایا گیا ہے کہ خیبر پختونخوا میں سول سرونٹ (تقرر یوں پر موشن اینڈ ٹرانسفر) رولز 1989ء کے تحت محکمہ تعلیم نے انتظامی اور تدریسی کیڈرز میں درجہ بندی جاری کی ہے۔ ایف بی آر کی طرف سے ایک ہی کیڈر کے کچھ افراد کو نہیں تدریسی زمرے میں رکھنا سخت زیادتی ہے۔ شکایت کنندگان کو ایک ہی زمرے کے ٹیکس دہندگان کے ساتھ غلط فہمی اور امتیازی سلوک ہے۔ کچھ سکولوں آپ نے لکھا کہ ایف بی آر، چیف کمشنر آر ٹی او پشاور کو ہدایت کریں کہ پرنسپل، وائس پرنسپل اور ہیڈ ماسٹرز، ابتدائی اور ثانوی تعلیم، خیبر پختونخوا کے ساتھ مساوی سلوک کیا جائے۔ (ii) 45 دنوں کے اندر تعمیل کی اطلاع دیں۔

# حسابداری کی خرید و فروخت پر دوہرے ٹیکس کا معاملہ

شنوائی کا موقع دیے بغیر ٹیکس وصولی، محکمے کے احکامات کے منافی ہے: ڈاکٹر آصف محمود جاہ وفاقی ٹیکس محتسب

وفاقی ٹیکس محتسب اسلام آباد

شکایت نمبر: KHI/IT/2022/4228

تاریخ: 27 ستمبر 2022ء

شکایت کنندہ: جناب خواجہ محمد سلمان یونس، میسرز ریجنٹ سرورمز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، کراچی۔

مختصر احوال: جناب خواجہ محمد سلمان یونس نے وفاقی ٹیکس محتسب آرڈیننس 2000ء کی شق 10(1) کے تحت شکایت درج کرائی کہ

محکمے نے انہیں ساعت کا موقع دیے بغیر، جائیداد کی خرید و فروخت پر پہلے سے ادا شدہ اکم ٹیکس کے باوجود، آرڈیننس کی شق 122(1) کے تحت 30 جون 2022 کو تقریباً 62 کروڑ 6 لاکھ روپے کا مزید

ٹیکس طلب کر لیا۔ شکایت کنندہ نے مبینہ غیر قانونی حکم کے خلاف وفاقی ٹیکس محتسب سے رجوع کیا۔ انہوں نے ٹیکس سال 2016 کے لیے بھیجے گئے نوٹس کو غیر قانونی قرار دینے کی استدعا کی۔ تفصیلات کے مطابق، شکایت کنندہ (ایک پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی) نے کافٹن

کراچی میں 3832 مربع گز کا ایک پلاٹ کے ڈی اے سے 19 اکتوبر 2002 کو لیز پر لے کر 28 جون 2013ء کو ایک نجی بینک کو 95 کروڑ روپے میں فروخت کر دیا۔ یہ فروخت 30 جون 2013ء کو اپنے آڈٹ شدہ اکاؤنٹ میں درج کیا کہ مذکورہ جائیداد کی

ہولڈنگ کی مدت پانچ سال سے زیادہ ہونے کے باعث اس فروخت کو اکم ٹیکس سے استثنیٰ حاصل ہے۔ شکایت کے مطابق، ایڈیشنل کمشنر، ایل آر نے آرڈیننس کی دفعہ 122(5A) کے تحت 16 اپریل 2016 کو 978,169,890 روپے کے کسٹیبل گین کو

قابل ٹیکس قرار دے دیا۔ شکایت کنندہ نے اس فیصلے کے خلاف کمشنر اپیل کو درخواست دی، جنہوں نے اسپیکر افسر کے حکم کو برقرار رکھا۔ جس کے خلاف اپیلٹ ٹریبونل IR کے سامنے اپیل زیر

التوا ہے۔ اس پر اپریل کی فروخت کی ڈیڈ 31 دسمبر 2015 کو عمل میں لائی گئی تھی۔ تب اس کی مالیت 1 ارب 94 کروڑ روپے ہو چکی تھی۔ محکمہ نے ٹیکس سال 2016 کے لیے شکایت کنندہ کے

معاملے کو آرڈیننس کی شق 177 کے تحت مکمل آڈٹ کے لیے منتخب کیا۔ محکمے نے کہا کہ شکایت کنندہ ٹیکس سال 2014 میں بہت کم رقم

وفاقی ٹیکس محتسب میں کارروائی کے دوران شکایت کنندہ کے

نمائندے نے 19 اکتوبر 2002ء کی لیز ڈیڈ اور 28 جون 2013 کو نجی بینک کو بیچنے کا معاہدہ اور 30 جون 2013ء کو کیے جانے والے آڈٹ کی کاپی پیش کی۔ شکایت کنندہ کے سالانہ آڈٹ شدہ

اکاؤنٹ کی کاپی پیش کی جس میں 95 کروڑ روپے بطور ایڈوانس سیل دکھائے گئے تھے۔ انہوں نے نجی بینک کے سالانہ آڈٹ شدہ اکاؤنٹ کی کاپی پیش کی جس میں 95 کروڑ روپے سے زائد کی رقم

بطور ایڈوانس ظاہر کی گئی ہے۔ انہوں نے 2013، 2014 اور 2015 کی کاپیاں بھی پیش کیں۔ نجی بینک کی جانب سے جناب واثق حسین ملک، ایڈووکیٹ، نے بھی تفصیلی جواب جمع کرایا۔ جس میں انہوں نے پلاٹ پر تعمیرات اور اس کے رہائشی/تجارتی مقاصد کے استعمال کیلئے بینک کے فنڈز کے استعمال کی نشاندہی کی۔

اپنے فیصلے میں معزز وفاقی ٹیکس محتسب، ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے لکھا کہ، شق 9(2)(b) کے تحت اٹھائے گئے دائرہ اختیار پر اعتراض غلط فہمی میں ہے، کیونکہ شکایت کنندہ کو تشخیص پر اعتراض نہیں۔ انہوں نے دوہرے ٹیکس کے نفاذ کے خلاف ایف ٹی او سے رجوع کیا ہے۔

اسے سب سے بغیر ٹیکس سال 2016 کیلئے ٹیکس طلب کرنا، محکمے کی 23 جولائی 2018 کو جاری کردہ احکامات کی خلاف ورزی ہے۔ بغیر کسی قانونی جواز کے، شق 111 کے تحت دوہرے ٹیکس کا نفاذ غیر قانونی ہے۔ یہ انصاف کے اصولوں کے منافی اور ایف ٹی او آرڈیننس کی

شق 122(5A) کے تحت اٹھائے گئے دائرہ اختیار پر اعتراض نہیں۔ انہوں نے دوہرے ٹیکس کے نفاذ کے خلاف ایف ٹی او سے رجوع کیا ہے۔

شق 122(5A) کے تحت اٹھائے گئے دائرہ اختیار پر اعتراض نہیں۔ انہوں نے دوہرے ٹیکس کے نفاذ کے خلاف ایف ٹی او سے رجوع کیا ہے۔

شق 122(5A) کے تحت اٹھائے گئے دائرہ اختیار پر اعتراض نہیں۔ انہوں نے دوہرے ٹیکس کے نفاذ کے خلاف ایف ٹی او سے رجوع کیا ہے۔

شق 122(5A) کے تحت اٹھائے گئے دائرہ اختیار پر اعتراض نہیں۔ انہوں نے دوہرے ٹیکس کے نفاذ کے خلاف ایف ٹی او سے رجوع کیا ہے۔

شق 122(5A) کے تحت اٹھائے گئے دائرہ اختیار پر اعتراض نہیں۔ انہوں نے دوہرے ٹیکس کے نفاذ کے خلاف ایف ٹی او سے رجوع کیا ہے۔

شق 122(5A) کے تحت اٹھائے گئے دائرہ اختیار پر اعتراض نہیں۔ انہوں نے دوہرے ٹیکس کے نفاذ کے خلاف ایف ٹی او سے رجوع کیا ہے۔

شق 122(5A) کے تحت اٹھائے گئے دائرہ اختیار پر اعتراض نہیں۔ انہوں نے دوہرے ٹیکس کے نفاذ کے خلاف ایف ٹی او سے رجوع کیا ہے۔

شق 122(5A) کے تحت اٹھائے گئے دائرہ اختیار پر اعتراض نہیں۔ انہوں نے دوہرے ٹیکس کے نفاذ کے خلاف ایف ٹی او سے رجوع کیا ہے۔

ظاہر کی تھی۔ اصل رقم 1 ارب 94 کروڑ روپے تھی، جو ظاہر نہیں کی

گئی۔ لہذا، آرڈیننس کی شق 111 کے تحت کل رقم یعنی 1 ارب 94 کروڑ روپے غیر وضاحتی اثاثہ ہے اس لیے اس پر 62 کروڑ چھ لاکھ

روپے ٹیکس بنتا ہے۔ شکایت کے مطابق، ایک ہی غیر منقولہ جائیداد پر دو بار ٹیکس لگایا گیا۔ ٹیکس سال 2014 میں شق 122(5A) کے بعد دوبارہ ٹیکس سال 2016 میں شق 122(1) کے تحت لگائے

گئے ٹیکس کو منسوخ کرنے کی استدعا کی۔ شکایت پر ایف ٹی او آرڈیننس 2000ء کی شق 10(4) اور وفاقی محتسب ادارہ جاتی اصلاحات ایکٹ کی شق 9(1) کے تحت رائے

طلب کی گئی۔ اس کے جواب میں چیف کمشنر، سی ٹی او کراچی نے مورخہ 10 اکتوبر 2022ء کو لکھا کہ شق 9(2)(b) کے تحت یہ

معاملہ ایف ٹی او کے دائرہ اختیار میں نہیں آتا۔ کیونکہ شکایت کنندہ کے پاس ریلیف لینے کیلئے قانونی راستے موجود ہیں۔ انہوں نے

مزید لکھا کہ، شکایت کنندہ نے 30 جون 2013ء کو مذکورہ پلاٹ کی فروخت ظاہر کی تھی لیکن اکاؤنٹس سے اس فروخت کی تصدیق نہیں

ہوئی۔ شکایت کنندہ ٹیکس سے مستثنیٰ تقریباً 89 کروڑ روپے کا کسٹیبل گین ثابت کرنے میں ناکام رہا۔ اس لیے آرڈیننس 2001 کی

شق 177 کے تحت آڈٹ کی کارروائی کی گئی۔ ٹیکس سال 2016 کا آڈٹ سندھ بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی سے حاصل ہونے والی قابل

اعتماد معلومات کی بنیاد پر کیا گیا۔ شکایت کنندہ، رسیدیں پیش کرنے میں ناکام رہا۔ شکایت کنندہ نے مذکورہ پلاٹ پر دکانوں، رہائشی

فلٹیوں اور دفاتر کی تعمیر شروع کر دی ہے۔ شکایت کنندہ کو یاد دہانی کے 6 نوٹس بھیجے گئے۔ اسے سماعت کا کافی موقع فراہم کیا گیا۔

بعد ازاں، آرڈیننس 2001 کی شق 177 کے تحت آڈٹ کی کارروائی کے دوران بھی ٹیکس دہندہ اپنا موقف ثابت کرنے میں

ناکام رہا، وہ شق 122(1) کے تحت مطلوبہ تفصیلات اور شواہد اور ترمیم شدہ ایسیمنٹ آرڈر پیش نہیں کر سکا۔ جس کے بعد ہی ٹیکس سال

2016 کے لیے مزید ٹیکس طلب کیا گیا۔

# ریٹرن میں ظاہر کردہ کرائے کے اخراجات پر 100 فیصد ٹیکس اور جرمانہ غیر قانونی قرار

ایف بی آر کے رہنما اصولوں کی خلاف ورزی کے مرتکب افسران کو سزائیں کرنے کی ضرورت ہے: ایف ٹی او ڈاکٹر آصف محمود جاہ

شکایت نمبر: 458 تا 461 اور 463۔ جرمانہ (327420 روپے) اور شق 205 کے تحت 12 فیصد ڈیفالٹ سرچارج یعنی 92904 روپے (کل ٹیکس 3994524 روپے) طلب کر لیے گئے۔ دوسرے ٹیکس برسوں کے معاملات میں بھی (اسی طرح کی کارروائی کی گئی)۔

مذکورہ بالا احکامات کے خلاف شکایت کنندہ نے کمشنر ایپل ان لینڈ ریونیو-VI، کراچی کے سامنے ایپل دائر کی۔ جس میں کرائے کے اخراجات کو بھی آمدنی میں شمار کر کے 100 فیصد کی شرح سے ٹیکس لگانے کو اہم ٹیکس آرڈیننس 2001ء کی شق 155 کی روح کے منافی، غیر قانونی اور غلط قرار دیا۔ انہیں آگاہ کیا گیا کہ شکایت کنندہ نے کرایہ کے اخراجات کو اہم ٹیکس ریٹرن میں ظاہر کیا تھا۔ آرڈیننس کی شق 165 اور ٹیکس ادائیگی کے تحت جمع کرائے گئے چالانوں کی بھی نشاندہی کی۔ تاہم، شکایت کنندہ کے ان دلائل پر کمشنر ان لینڈ ریونیو ایپل VI، کراچی نے غور نہیں کیا۔ اور مورخہ 28 دسمبر 2022 کو الگ الگ احکامات کے ذریعے شکایت کنندہ کی ایپلوں کو مسز واکر دیا۔ کمشنر ان لینڈ ریونیو نے لکھا کہ اس معاملے میں متعلقہ افسران کی طرف سے ٹائپنگ کی غلطیاں ہوئیں، اس انسانی غلطی کی تصحیح کیلئے اہم ٹیکس آرڈیننس 2001 کی شق 221 کے تحت درخواست دینے کی بجائے ٹیکس دہندہ نے ایپل دائر کرنے کا انتخاب کیا۔

وفاقی ٹیکس محتسب، معزز ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ کمشنر اہم ٹیکس زون-V، آر ٹی او-1، کراچی نے اپنے تبصرے میں قبول کیا کہ، افسر نے غلطی سے کرایہ کے تمام اخراجات کو براہ راست ٹیکس کی ذمہ داری میں شامل کر دیا تھا۔ ان کی رائے میں ٹیکس دہندہ/شکایت کنندہ چونکہ نوٹس کی تعمیل کرنے میں ناکام رہا، اس لیے افسر کی طرف سے دفعہ 161/205 کے تحت احکامات جاری کیے گئے۔ کمشنر اہم ٹیکس زون-V، آر ٹی او-1، کراچی نے کہا کہ ایف ٹی او آرڈیننس 2000ء کی شق 9(2)(b) کی رو سے ایف ٹی او دولت ٹیکس کے حجم کا تعین کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ آپ نے واضح کیا کہ زیر بحث معاملات کا تعلق دولت ٹیکس کی ذمہ داری کے تعین سے نہیں ہے، بلکہ اس میں طلب کردہ ٹیکسوں کے قانونی یا غیر قانونی ہونے نقطہ اٹھایا گیا ہے۔ اسسٹنٹ/ڈپٹی کمشنر کی طرف سے صاف

شکایت نمبر: 458 تا 461 اور 463۔ شکایت کنندہ: محترمہ طیبہ نسرین (ایک نجی سکول کی مالکہ) سمیت دیگر چار دیگر استانیوں نے ٹیکس سال 2017، 2018، 2019، 2020 اور 2021 کے لیے وفاقی ٹیکس محتسب آرڈیننس 2000 کی شق 10(1) کے تحت کمشنر ان لینڈ ریونیو، ایپل-VI، کراچی اور کمشنر ان لینڈ ریونیو کے خلاف درج شکایات درج کرائیں۔ ایک جیسی نوعیت کے باعث ان شکایات کو ایک ہی فیصلے کے ذریعے حل کیا گیا۔

مختصر احوال: 26 جنوری 2023ء کو وفاقی ٹیکس محتسب کے ریجنل سیکرٹریٹ کراچی کو شکایات موصول ہوئیں کہ ان کی تنخواہ سے اہم ٹیکس آرڈیننس 2001ء کی شق 161(1) کے تحت غیر قانونی طور پر ٹیکس منہا کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے مہینہ طور پر، اس غیر قانونی اہم ٹیکس کے حکم کی تنبیخ اور ٹیکسوں کی جبری وصولی کی روک تھام کیلئے ایف ٹی او سے رجوع کیا۔ ایف ٹی او آرڈیننس کی شق 10(4) اور وفاقی محتسب ادارہ جاتی اصلاحات ایکٹ 2013ء کی شق 9(1) کے تحت مذکورہ شکایات پر محکمے سے رائے طلب کی گئی۔ کمشنر ان لینڈ ریونیو، زون-V، کراچی نے مورخہ 13 فروری 2023ء کو خط نمبر KHI/FTO/CIR/Zone-V/RTO-I-2022/23 کے ذریعے اپنے تبصرے سے آگاہ کیا۔ کمشنر ان لینڈ ریونیو (ایپلز-VI)، کراچی نے بھی اپنا جواب جمع کرایا۔ ان پانچ الگ الگ درخواستوں کے مطابق، شکایت کنندگان ایک نجی سکول و نرسری کے ذریعے تعلیمی خدمات فراہم کر رہی ہیں۔ انہوں نے ٹیکس سال 2017، 2018، 2019، 2020 اور 2021 کے گوشواروں میں آرڈیننس کی شق 155(3) کے مطابق، اپنی اہم ٹیکس ریٹرن میں عمارت کے کرائے اور اس سے ٹیکس منہا کر کے سرکاری خزانے میں جمع کرانے کا ذکر کیا یعنی اہم ٹیکس قوانین پر عمل کیا۔ لیکن اسسٹنٹ/ڈپٹی کمشنر (دوہولڈنگ ٹیکس) یونٹ-III، ریجن III، آر ٹی او-1، کراچی نے مورخہ 22 اگست 2022 کے شوکار نوٹس کے ذریعے ٹیکس سال 2017 کیلئے کرائے کی ادا شدہ رقم مبلغ 3274200 روپے کو قابل ٹیکس آمدنی قرار دے کر شق 161 کے تحت 3274200 روپے ٹیکس، شق 182 کے تحت 10 فیصد

نظر آنے والی بدانتظامی کے باعث یہ معاملہ ایف ٹی او کے دائرہ کار میں شامل ہے۔ اس لیے اس دفتر کے دائرہ اختیار پر بے بنیاد اعتراض کو مسز دیکھا جاتا ہے۔ آپ نے لکھا کہ، ریکارڈ پر موجود ثبوتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹیکس میں براہ راست 100 فیصد اضافہ صریحاً غیر قانونی، ناجائز ہے۔ عجیب اور غیر قانونی طریقے سے ٹیکس کا حساب کتاب لگایا گیا ہے۔ متعلقہ اسسٹنٹ/ڈپٹی کمشنر ان لینڈ ریونیو نے بظاہر اپنا ذہن استعمال نہیں کیا۔ مذکورہ افسر کا یہ غیر معقول اور غیر منصفانہ رویہ ایف ٹی او آرڈیننس 2000ء کی شق 2(3)(b) کے تحت بدانتظامی کے زمرے میں آتا ہے۔ محکمے کی لاپرواہی واضح ہے۔ فراہم کی ادائیگی میں عدم توجہی، نااہلی، غفلت اور کوتاہی ایف ٹی او آرڈیننس 2000 کی شق 2(3)(ii) کے تحت بدانتظامی ہے۔ آپ نے لکھا کہ ایف ٹی او کے دفتر میں شکایت درج کرانے کے بعد محکمہ کے افسران نے شکایت کنندہ کے بینک اکاؤنٹ سے 138531 روپے کاٹ لیے جو کہ ایف بی آر کے لیٹر نمبر Bud-Vol-II, R e v (1 0 ) N o . 4 / 17297 - 12 کے منافی ہے۔ مذکورہ سرکلر کے پیرا 2 میں تمام فیلڈ فارمیٹیشنز کو ہدایت کی گئی ہے کہ جب تک ایف ٹی او کے دفتر میں شکایت پر کارروائی جاری ہو، اس وقت تک ٹیکس دہندہ/ٹیکس دہندگان کے خلاف آڈٹ/ریکوری کی نئی کارروائی شروع نہیں کی جائے گی۔

بشرطیکہ، کسی معاملے میں وقت کی پابندی کا عنصر نہ پایا جاتا ہو۔ متعلقہ کمشنر ایپل نے شکایت کنندہ کی تمام معروضات/بنیادوں اور اہم ٹیکس آرڈیننس 2001ء کی شقوں 161/205 پر غور نہیں کیا، اور من مانے احکامات جاری کیے۔ ایپلوں کا فیصلہ میرٹ پر نہیں کیا گیا، فیصلے کی بنیاد محض یہ تھی کہ شکایت کنندہ نے متعلقہ افسر کے نوٹس کی تعمیل نہیں کی۔ اس لیے آرڈیننس کی دفعہ 161/205 کے تحت احکامات جاری کر دیے گئے۔ یہ دلیل آرڈیننس کی شق 129(1) (a) کے منافی ہے، اس شق کو ذیل میں پیش کیا گیا ہے: (1) شق 127 کے تحت دائر کی گئی ایپل کو نمٹاتے وقت، کمشنر ایپل، شواہد کی جانچ پڑتال کے بعد تشخیص کے حکم کو منظور/منسوخ کر سکتا ہے، وہ ترمیم کرنے کا بھی مجاز ہے۔

# کم آمدنی والے اینکریز کی تنخواہوں سے 20 فیصد تک ٹیکس کٹوتی روکنے کی سفارش صدر مملکت پہلے ہی ایف بی آر کی نمائندگی مسترد کر چکے ہیں: ڈاکٹر آصف محمود جاہ، ایف ٹی او

شکایت نمبر: 2023/IT/KHI/042 اور شکایات نمبرز: 0058to0096/INFRML/2023

پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن کے 42 ملازمین نے وفاقی ٹیکس محتسب آرڈیننس 2000ء کی شق (1)10 کے تحت شکایت درج کرائی کہ وہ پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن کے ملازم ہیں، ان کی تنخواہ چھ لاکھ روپے سالانہ سے کم ہے۔ لیکن ایف بی آر ان کی اس قلیل سی آمدنی پر بھی ٹیکس منہا کر رہا ہے اور انہیں وفاقی بجٹ میں دی گئی چھ لاکھ روپے سالانہ تک کی آمدنی پر ٹیکس کی چھوٹ نہیں دی گئی۔

شکایت کنندگان میں جناب عمران علی گامی، جناب فرحان فہیم، جناب شہباز خان، جناب محمد عمر علی، جناب محمد، جناب یاسر شاہ، جناب سید عابد علی ہاشمی، جناب محمد عرفان، جناب نواز گل، جناب عدیل احمد، جناب محمد عارف، جناب علی شایان حیدر، جناب امتیاز علی، جناب میاں خالد زیب، جناب زین شاہ، جناب محمد ماجد، جناب امجد خان، جناب عمران احمد، جناب زویب، افتخار، جناب اسد اللہ خان، جناب جناب شیراز الحق، جناب شہد الطاف، جناب ذیشان شاہد، جناب شکیل احمد، سید ایم آصف جمیل زیدی، جناب محمد سلمان، جناب اویس الدین، جناب محمد کامران خان، جناب کامران حسین، جناب عادل بھٹی، محترمہ سوہنی پارس، جناب سید حسن رضا نقوی، جناب محمد سعید، جناب الہی بخش، جناب بہرین، جناب یاسر اقبال، جناب رضوان ترین، جناب شاہ خاد اور جناب محمد وجہہ شامل ہیں۔

شکایت کنندگان نے موقف اختیار کیا کہ، پی ٹی وی، کراچی کے کم اجرت والے عارضی/کنٹریکٹ ملازمین کی تنخواہوں/اجرتوں سے 10 فیصد (فائلر) اور 20 فیصد (نان فائلر) اکٹم ٹیکس منہا کرنا خلاف ضابطہ ہے۔ انہوں نے وفاقی ٹیکس محتسب سے استدعا کی وہ اکٹم ٹیکس آرڈیننس کی شق 149 کے تحت ٹیکس کٹوتی کی سفارش کریں۔ ایسے معاملات میں مہذبہ محکمانہ/پی ٹی وی حکام (دوہولڈنگ ایجنٹ ہونے کی وجہ سے) پریکٹس کرتے ہیں۔ وفاقی ٹیکس محتسب، معزز ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے تمام شکایات کا متعلقہ قانونی دفعات، یعنی آرڈیننس کی شقوں 12 اور 149 کی روشنی میں جانچا۔ آپ نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ، آرڈیننس کے مطابق: (2) تنخواہ کا مطلب

ہے کسی ملازم کو کسی بھی آجر سے موصول ہونے والی کوئی رقم، چاہے وہ آمدنی ہو یا سرمائے کی شکل میں بشمل۔ (a) کسی ملازم کو دی جانے والی کوئی تنخواہ، اجرت یا دیگر معاوضہ، بشمول چھٹی کی تنخواہ، ادائیگی، چھٹی کے بدلے، اور ٹائم کی ادائیگی، بونس، کمیشن، فیس، گریجویٹی یا کام کی شرائط میں شامل کوئی اور مشاہرہ۔ شق 149 کے مطابق: (1) ملازم تنخواہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہر فرد اس کی ادائیگی کے وقت پہلے شیڈول کے پارٹ 1 ڈویژن 1، کے مطابق ٹیکس منہا کر لے گا۔ آرڈیننس کی شق 12 اور 149 کے تحت تنخواہ میں اجرت یا دیگر معاوضے، چھٹی کے بدلے ادائیگی، اور ٹائم ادائیگی، بونس، کمیشن، فیس وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اس طرح اس کا دائرہ کار باقاعدہ ملازمت کے رسمی تصور سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ جیسا کہ ایک سابقہ معاملے میں آجر۔ اجیر (ماسٹر۔ سرونٹ) تعلقات کا جائزہ لیا گیا تھا۔ یہ ملازمت کے تمام مکمل پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے یعنی ریگولر/ایڈ ہاک/جزوقتی/عارضی/بومیہ اجرت وغیرہ۔

یہ کہنا کافی ہے کہ اکٹم ٹیکس آرڈیننس، 2001 کی شق 12 کے مطابق، ان میں کوئی فرق نہیں۔ وفاقی ٹیکس محتسب آرڈیننس 2000ء کی شق 9(2) کے تحت نوٹس کے جواب میں، جناب محمد اقبال، گیز کینو نیجر فنانس اور جناب عبدالجبار، ایڈمن آفیسر، پی ٹی وی کراچی نے بطور مجاز شرکت کی، جبکہ شکایت کنندگان کی نمائندگی محترمہ سوہنی پارس نے کی۔ جناب منظور میمن اے سی آئی آر، آئی او، حیدرآباد نے ایف بی آر کی نمائندگی کی۔ محترمہ ثناء بشری، منیجر ٹیکس پی ٹی وی اسلام آباد نے یکم فروری 2023 کو تحریری وضاحت میں لکھا کہ آرڈیننس کی دفعہ 153(1)(b) کے تحت اکٹم ٹیکس کی چھوٹ مندرجہ بالا اینکریز/فنکاروں اور سروس پرووائڈرز پر لاگو نہیں ہوتی۔ یہ چھوٹ آرڈیننس کی شق 149 کے تحت تنخواہ پانے والے افراد پر لاگو ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شکایت کنندگان مخصوص پروگراموں کے مصنفین، اینکریز، میزبان، موسیقار اور ٹیکسٹ وغیرہ ہیں۔ خدمت فراہم کرنے والے افراد کے طور پر انہیں معاوضہ/فیس ادا کی جاتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ شکایت کنندگان پر پی ٹی وی ایسپلائز سروس رولز لاگو نہیں ہوتے۔ ان کی فیس پی ٹی وی کے پے رول

میں بھی ظاہر نہیں ہوئیں۔ انہیں ہر پروگرام کے بجٹ کے مطابق، مختلف معاوضوں پر رکھا جاتا ہے۔ لہذا ان سے اکٹم ٹیکس آرڈیننس کی شق 153(1)(b) کے تحت ہی ٹیکس کاٹا جائے گا۔ وہ پی ٹی وی کارپوریشن کے قواعد و ضوابط کے تابع نہیں ہیں۔ تاہم، پی ٹی وی کارپوریشن ضرورت پڑنے پر ایسا کرنے کا حق محفوظ رکھتی ہے۔ انہوں نے مزید لکھا کہ شکایات کنندگان شفقوں میں خدمات انجام دیتے ہیں اس لیے ملازم کے زمرے میں نہیں آتے۔

محترمہ سوہنی پارس نے عرض کیا کہ وہ دیگر شکایت کنندگان کی طرح کل وقتی ملازم ہیں۔ کافی عرصے تک مختلف شفقوں میں کام کرتے ہیں۔ انہوں نے التجا کی کہ شکایت کنندگان ماسٹر۔ سرونٹ رشتہ کے پابند ہیں۔ ان کی حیثیت پی ٹی وی کے ملازمین ملازم جیسی ہے۔ انہیں ماہانہ بنیادوں پر ادائیگی کی جاتی ہے اور ان کا معاوضہ براہ راست بینک میں جمع کیا جاتا ہے۔ آجر نے ان کے لیے ورک سٹیشن مہیا کیے ہیں۔ وہ پی ٹی وی کے کسی دوسرے ملازم کی طرح انتظامی اور تادیبی کارروائی، چھٹی کی پیشگی منظوری کے پابند اور ہفتہ وار چھٹی کے حقدار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ، شکایت نمبر ISB/IT/2021/2538 میں وفاقی ٹیکس محتسب کی سفارشات کے مطابق، پی ٹی وی کے تمام شکایت کنندگان کو ریلیف مل گیا ہے۔ ماسٹر سرونٹ رول کے ذریعے خواہ پیش کش کے خط میں خاص طور پر ذکر ہو یا نہ ہو۔ انہوں نے استدعا کی کہ شکایت کنندگان صرف ٹیکس کٹوتیوں سے ریلیف چاہتے ہیں، دوسرے فوائد خاص کر نان کام مقصد نہیں۔

وفاقی ٹیکس محتسب، معزز ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے لکھا کہ، اس دفتر نے پہلے بھی پی ٹی وی ہیڈ کوارٹر، اسلام آباد سے ملنے والی نوعیت کی شکایات کو نمٹایا ہے۔ ایف بی آر نے صدر مملکت کے روبرو بھی اپنی ری پریزنٹیشن پیش کی تھی۔ عزت مآب، صدر پاکستان نے ایف بی آر بمقابلہ مجب الحق و دیگر معاملات میں ایف بی آر کی ری پریزنٹیشن کو مسترد کرتے ہوئے ایف ٹی او کی سفارشات کو برقرار رکھا۔ آپ نے لکھا کہ اس معاملے پر آپ کی سفارشات پہلے ہی حتمی شکل اختیار کر چکی ہیں۔ بلکہ ایف بی آر نے اپنے خط نمبر R-81818(S(CM-2022/(3)3 کے ذریعے ان

سفارشات کو اسی نوعیت کے دیگر معاملات پر بھی لاگو کرنے کی ہدایت دے دی ہے۔ محکمہ تعلیم خیر پختونخوا کے کم تنخواہ والے ملازمین کے درجنوں معاملات میں اس دفتر نے ریلیف دیا ہے۔ حاضی لیکچرار صاحبان کو ادائیگی کا بج / پروجیکٹ فنڈز سے کی جارہی ہے نہ کہ اسٹیبلشمنٹ/تنخواہوں کے ہیڈ سے۔ ان کا کہنا تھا کہ شکایات کنندگان سروس کے قواعد کے تحت نہیں آتے۔ ان پر تنخواہ دار ملازمین کے ضابطے نافذ نہیں کیے جاسکتے۔ آپ نے کہا کہ ان معاملات میں بھی اس دفتر کی سفارشات پر عمل کیا گیا۔ آپ نے لکھا کہ، یہ کافی چونکا دینے والی بات ہے کہ مذکورہ بالا کم تنخواہ والے بعض افراد 2000ء سے ملازم ہیں۔ ان سب کو شق 153(1)(b) کے تحت بلا جواز سخت، 20 فیصد تک ٹیکس کٹوتی کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ جبکہ پی ٹی وی کے اعلیٰ تنخواہ والے کنٹریکٹ ملازمین دفعہ 149 کے تحت کم ٹیکس ادا کر رہے ہیں۔ یہ امتیازی سلوک ہے۔ آپ نے لکھا کہ پی ٹی وی، کراچی کے شکایت کنندگان کی مصروفیات میں ملازم کی خصوصیات واضح ہیں۔ ملازمت کے اجزاء اور تنخواہ کی وصولی نظر آتی ہے۔ اگر کام کی نوعیت اور پیشگی شرائط ملازمت کی نشاندہی کرتی ہو تو پھر ادائیگی کا ہیڈ لازمی شرط نہیں رہتا۔ آپ نے سفارش کی کہ عزت مآب صدر مملکت ایف بی آر کی ری



## معزز وفاقی ٹیکس محتسب، ڈاکٹر آصف محمود جاہ کا ایوان صنعت و تجارت سرگودھا میں خطاب

معزز وفاقی ٹیکس محتسب، ڈاکٹر آصف محمود جاہ نے ایوان صنعت و تجارت سرگودھا میں بھی خطاب کیا۔ ایوان صنعت و تجارت سرگودھا کے بعد ایف ٹی او کے اعزازی کوآرڈینیٹر جناب عامر عطا باجوہ نے بھی خطاب کیا۔ جبکہ محترمہ شمیم آفتاب نے خواتین کے گروپ کے ساتھ ٹیکس محتسب سے ملاقات کی۔

